فریب نظر، چشم دید

روسی مظالم سے تنگ آکر بخارا اور ترکستان کے مسلمان دنیا کے مختلف ممالک میں ہجرت کر رہے ہیں۔ اب تک تقریباً پچاس لاکھ مہاجرین اپنی متاع ایمان کی خاطر اپنے وطن کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک قافلہ ۱۰/اپریل ۱۹۳۷ء سے ہندوستان بھی آیا ہوا ہے۔ دہلی میں ان مہاجرین نے اپنی تنظیم کے لیے "انجمن اتحادیہ" کی بنا ڈالی ہے۔ یہ ماہنامہ [ترجمان] اسی انجمن کا آرگن ہے، جو چند ماہ سے نہایت کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے۔ بعض مفید علمی و اصلاحی مضامین کے علاوہ جو چیز خاص طور سے قابل توجہ ہے وہ اشتراکی روس کی ہلاکت آفرینیوں اور فرزندان توحید کی خانہ بربادیوں کا وہ دل دوز مرقع ہے جسے یہ ستم زدہ مہاجرین اپنے قلم سے کھینچ رہے ہیں۔ دردمند مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس رسالے کی صدا زیادہ سے زیادہ کانوں تک پہنچائیں تاکہ ان فریب خوردوں کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے جو اشتراکی نظام کو دنیا کے لیے رحمت سمجھ رہے ہیں اور جنھیں سویٹ روس کا جہنم زار، جنت نشان نظر آرہا ہے۔ اس وقت انھیں معلوم ہو گا کہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے وہ جس نظام کی عدل پروری اور انسانیت نوازی کا دن رات قصیدہ پڑھا کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے اور جنھوں نے عملاً اسے دیکھا، بھگتا اور چکھا ہے وہ اس کا کیا حال بیان کرتے ہیں۔ توقع ہے کہ مسلمانان ہند اپنے مظلوم بھائیوں کے تجربے اور مشاہدے سے فائدہ اٹھائیں گے اور اشتراکی زہر کو اسلامی تریاق سمجھنے کی خطرناک غلطی نہ کریں گے۔ اس رسالے میں روسی اور اشتراکی نظام کے متعلق جو کچھ شائع ہو رہا ہے نہ تو وہ کوئی پروپیگنڈا ہے اور نہ اختلاف نظریات کا اثر ہے بلکہ یہ لوگ خود گھر کے بھیدی ہیں، جیسا کچھ عملی دنیا میں انھوں نے اس نظام کو پایا ہے، بے کم و کاست بیان کر رہے ہیں۔ اس رسالے کی توسیع اشاعت نہ صرف اخلاقی و علمی بلکہ دینی خدمت ہے۔ فتعاونوا علی البر والتقوی۔ اگرچہ ان مہاجرین کو ہندستان آئے ہوئے ابھی کل سال ڈیڑھ سال ہوئے ہیں لیکن انھوں نے اردو ادب میں حیرت انگیز مہارت پیدا کر لی ہے۔ اس لیے رسالے کی ادبیت بھی زیادہ "بدیشی" نہیں ہے۔ ہمارے ترک بھائیوں کے لیے اسلام کی قومیت اور ملیت کافی ہے۔ انھیں "چنگیز" جیسے فاتحوں پر فخر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(مطبوعات، مولانا صدر الدین اصلاحی، ترجمان القرآن، جلد ۱۳، عدد ۵، ذی القعدہ ۱۳۵۷ھ، جنوری ۱۹۳۹ء، ص ۳۹۷-۳۹۸)